نمبر ۱۱ | قادیان دارالامان - ۳ اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۴ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ڈائری

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۰۳ء

آج ظہر اور عصر کی نماز دن میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہو سکے باقی نمازیں باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں سیر میں کوئی نیا ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا۔

قبل از عشا آپ نے شہ نشین پر جلوہ گر ہو کر فرمایا کہ آج طبیعت نہایت علیل تھی کہ اُٹھنے کی طاقت نہیں ہوئی اسی لئے ظہر و عصر کے اوقات میں نہ آسکا۔

چند ایک دریدہ دہن آریوں کے بیباکانہ اعتراض پر فرمایا کہ یہ گندہ زبانی سے باز نہیں آتے۔ ہم بھی ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

جب انسان کے دل میں میل ہوتا ہے تو ایک فرشتے کو بھی میلا سمجھ لیتا ہے۔

پنڈت نند کشور صاحب نے بیان کیا کہ آج خلاف عادۃ میرے دماغ پر ایک دباؤ پڑا جس سے مؤثر ہو کر میں بہت دیر تک تقریر کرتا رہا اور مجھے وہ بات سوجھی جو آج تک نہ سوجھی تھی۔

رویا فرمایا کہ آج میں نے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گذر جاتا ہے دیکھتا ہوں کہ دو سنڈہوں کے سر جسم سے الگ کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہیں ایک ایک ہاتھ میں اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں۔

اسلام کی حالت اور علاج جس حالت میں اب اسلام ہے اس کا علاج اب سوائے دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے لوگ جہاد جہاد کہتے ہیں مگر اس وقت تو جہاد حرام ہے اس لئے خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے چونکہ توحید کے لئے دعا کا جوش دل میں ڈالا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ الٰہی بھی یہی ہے جیسا کہ ادعونی استجب لکم اس کا وعدہ ہے

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں اور جمعہ حسب دستور مسجد اقصیٰ ہی ادا کیا اور سوائے جمعہ کے بعد کے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوا۔

جمعہ بعد نماز جمعہ ایک احباب نے بیعت کی ان کو حضرت اقدس نے یہ نصیحت فرمائی۔

کہ غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے زیادہ خطرناک ہے اور ایک اور گناہ ہے کہ جس کا سلسلہ اس قدر لمبا ہوتا ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا وہ خطرناک اور زہریلا ہوتا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں جو اپنی توبہ کو نہایت درست کریگا وہ دوسروں کی نسبت بچایا جاوے گا۔ دیکھو کہ نوح کا بیٹا ہلاک ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہلاک ہوئے ان کو ایمان نصیب نہ ہوا اسیطرح موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا اُس کو کچھ فائدہ موسیٰ کے رشتہ سے نہ ہوا۔ دعا تو ہم کرتے ہیں مگر جب تک انسان خود سید ھا نہ ہو دعا شفاعتی فائدہ نہیں کرتی۔ اگر انسان رحمت کے مقام سے خود ہی بھاگے تو رحمت اُسے کہاں کہاں تلاش کریگی۔ انسانی زندگی کا ایک تانہ سلسلہ ہر روز شروع ہوتا ہے اس لئے ہر روز توبہ استغفار کرے خدا کا رحم تلاش کرنیوالوں کو رحم دیا جاتا ہے۔ اور پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیجاتی ہے۔ جب بلا نازل ہوجاوے تو اس کو رد کرنا خدا کی عام عادت نہیں ہے اس لئے بلا کے نزول سے پیشتر تضرع سے دعا کرنی چاہیئے۔ بلا کے نزول کے وقت تو کافر بھی ڈرتا ہے جیسے آج کل سنا گیا ہے کہ ہندو اور سکھ لوگ طاعون کے ڈر سے مسلمانوں کو بلا بلا کر اپنے گھروں میں بانگ دلواتے ہیں مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ غرض کے وقت یہ لوگ نرم ہو جاتے ہیں جب غرض نکل گئی پھر ویسے ہی سخت قلب ہو گئے مومن کی یہ حالت نہ چاہیئے بلکہ اُسے خدا سے صدق اور وفا سے دعا کرنی چاہیئے۔ اگر طاعون نہ بھی ہو تو بھی وہ خدا سے ایسا ہی ڈریگا جیسے ہزار طاعون ہو۔

بیہودہ تمثیل فی قال بیفائدہ ہے عملی نمونہ دکھلانا چاہیئے ایسا نکرو کہ ڈر کے سامان نزدیک ہوئے تو ڈرے اور جب وہ سامان دور ہو گئے تو نہ ڈرے بلکہ ہر وقت اس

دور نا چاہیئے کیا اسے تم سمجھتے ڈھیر لگنی ہے - جو اس کی ذات پر بھروسا کرتا ہے ممکن نہین کہ وہ اور دوسرا برابر ہو جب کہ یہ خدا کا وعدہ ہے تو وہ ضرور فرق کریگا بیعت کی بنیاد یہی ہے کہ سچی توبہ ہو اور گناہ چھوٹ جاوین اگر یہ نہو تو بیعت خود گناہ ہو گی - کبر مقتًا عند اللہ ان تقولو مالا تعلمون - مقتًا خدا کے غضب اور غصہ کو کہتے ہین خدا کا بڑا غضب اس پر ہوتا ہے جو اقرار کر کے پھر توڑے یہ بیعت میرے ہاتھ پر نہین بلکہ خدا کے ہاتھ پر ہے جیسے یہ الہام ہے ان الذین یبایعونک یبایعون اللہ اس لئے خدا کے سامنے جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے اور خدا کے سامنے جھوٹ بولکر انسان کہان جائیگا + اس لئے زیادہ دعا کرو -

عشا کے وقت جلسہ مین کوئی تقریر وغیرہ نہیں ہوئی +

۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین مغرب کی نماز کے بعد بارش کے اثار دیکھکر عشا کی نماز بھی بہت جلد ادا کی گئی اور کوئی مجلس نہوئی +

سیر کسی خاص شخص کی ہدایت پر زور دینے کے بارے مین فرمایا کہ ایک فرد واحد پر ہدایت کے لئے زور دینا ٹھیک نہین ہوتا اور نہ اسطرح کبھی انبیاء کو کامیابی ہوئی ہے عام دعا چاہیئے پھر جو لائق ہوتا ہے وہ اس سے خود بخود موثر ہوتا ہے +

خدا کی توبہ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نکرونگا ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ مین بخشدونگا - اگرچہ یہ توبہ دوسرے دن ہی ٹوٹ جاوے مگر بات یہ ہے کہ کرنے والے کا اسوقت عزم مصمم ہو اور اس کے دل مین ٹوٹی ہوئی نہ ہو - ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے - خدا کی توبہ کے معنے رجوع کے ہین کیونکہ اس کا نام تواب ہے انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تو وہ رحمت سے اس کی طرف کرتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے - جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہین ہوتی - حدیث مین ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضا و قدر غالب آتی ہے - پھر وہ روتا ہے گڑگڑاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ باربار تضرع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے پھر آخر کار جب انتہا تک اس کی تضرع اور ابتہال پہونچ جاتے ہین تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے اعمل ماشئت انی غفرت لک اس کے یہ معنے ہوتے ہین کہ اب اس کی فطرت ایسی بدل دی گئی ہے کہ گناہ نہ ہو سکے گا جیسے کسی بدکار کا آلتناسل کاٹ دیا جاوے تو پھر وہ کیا بدکاری کر سکیگا یا آنکھین نکالدی جاوین تو وہ کیا بدنظری کرے گا - اسیطرح خدا سرشت بدل دیتا ہے اور بالکل پاکیزہ فطرۃ بنا دیتا ہے بدر مین جب صحابہ کرام نے جان لڑائی تو ان کی اس ہمت اور اخلاص کو دیکھکر خدا نے ان کو بخشدیا - ان کے دلون کو صاف کر دیا کہ پھر گناہ ہو ہی نہ سکے یہ بھی ایک درجہ ہے جب فطرۃ بدل جاتی ہے تو وہ خدا کی رضا کے برخلاف کچھہ کر ہی نہین سکتا - اگر انسان سے گناہ نہ ہون اور وہ توبہ نکرے تو خدا ان کو ہلاک کر کے ایک ایسی قوم پیدا کرے جو گناہ کرے اور پھر خدا ان کو بخشے اگر یہ نہو تو پھر خدا کی صفت غفوریت کیسے کام کرے گی - گناہ ایک مہلک زہر مثل سم الفار وسٹرکنیا وغیرہ کے ہین مگر توبہ کے ساتھ ملکر یہ تریاق کا حکم رکھتے ہین انسان کے نفس کے اندر رعونت پیدا ہو جاتی ہے پھر گناہ سے کسر نفس پیدا ہو جاتی ہے - جیسے زہر کو زہر مارتی ہے ایسا ہی رعونت وغیرہ کی زہر کو گناہ مارتا ہے حضرت آدم کے ساتھ جو ذلت آئی اس کے بھی یہی معنے ہین ورنہ اس کے اندر تکبر پیدا ہوتا کہ مین وہ ہون جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور ملائکہ نے سجدہ کیا مگر اس خطا سے وہ شرمسار ہوئے اور اس تکبر کی نوبت ہی نہ آئی پھر اس شرمساری سے سارے گناہ معاف ہوئے اسیطرح بعض سادات آج کل فخر کرتے ہین مگر نسبی دعوی کیا شئے ہے اس سے رعونت پیدا ہوتی ہے - ہر ایک تکبر زہر قاتل ہوتا ہے اسے کسی نہ کسی طرح مارنا چاہیئے +

باغ آدم سوال ہوا کہ آدم کی جنت کہان تھی فرمایا ہمارا مذہب یہی ہے کہ زمین مین ہی تھی خدا فرماتا ہے منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم آدم کی بود و باش آسمان پر یہ بات بالکل غلط ہے +

شجر شجر کی نسبت سوال ہوا کہ وہ کونسا درخت تھا جسکی ممانعت کی گئی تھی فرمایا کہ مفسرون نے کئی باتین لکھی ہین - مگر معلوم ہوتا ہے کہ انگور ہو گا شراب اس سے پیدا ہوتی ہے اور شراب کی نسبت لکھا ہے انہ من عمل الشیطان یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت کا انگور ایسا ہی ہو کہ بغیر سڑانے گلانے کے اس کے تازہ شیرہ مین نشہ ہوتا ہو جیسے تاڑی کہ ذرا سی دیر کے بعد اس مین نشہ پیدا ہو جاتا ہے

تمباکو کی نسبت فرمایا کہ یہ شراب کی طرح تو نہین ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقوے یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے - منہہ مین اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھوان اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے - اگر آنحضرت کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت ندیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے - ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہان مسکراۃ مین اسے شامل نہین کر سکتے اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہین ہے ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہین کرتا ہے انگریز بھی چاہتے ہین کہ اسے دور کردین

۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین - سیر آج ملتوی رہی - مغرب کے وقت تمام اصحاب منتظر تھے کہ حضرۃ اقدس اوپر کی مسجد مین ہی تشریف لاوین گے کہ یکایک ایک پیغامبر نے آکر کہا کہ حضرت صاحب فرماتے ہین کہ چونکہ ہوا زیادہ سرد ہے اس لئے نماز نیچے ہوگی اور سوائے عشا کے جلسہ کے اور کوئی جلسہ نہ ہوا

قبل از عشا مذاہب کے مقابلے پر گفتگو فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے اپنے اقبال کے ساتھ تمام مذاہب کو اپنے پیر دمین نے لیا ہوا ہے - اسلام ایسے ملک سے شروع ہوا جہان لوگ درندون کی طرح زندگی بسر کرتے تھے اور طرح طرح کی بداعمالیون مین مبتلا تھے ان کو حیوانیت سے انسانیت مین اسلام ہی لایا - ہر طرف اس کی مخالفت ہوئی لوگون نے دشمنی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا پھر بھی وہ تمام کام پورے ہو کر رہے جو کہ نبی کریم صلعم نے فرمائے تھے اور کوئی فرد بشر بھی اس کا بال نہ بگاڑ سکا حتی کہ ندا آگئی الیوم اکملت لکم دینکم و رضیت لکم الاسلام دینا - اس کے بعد دیگر تذکرہ آریہ وغیرہ کے ہوتے رہے +

۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین آپ نے باجماعت ادا کین سیر ملتوی رہی -

قبل از عشا جیسے کہ بعض لوگون کا دستور ہے کہ جب ہندو مسلمانون مین کوئی گفتگو ہو - تو گاؤخوری وغیرہ پر بحث ہوا کرتی ہے - اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اصل اشیاء مین حلت ہے اب دنیا مین کروڑہا اشیاء ہین - کوئی کچھہ کھاتا ہے اور کوئی کچھہ اس لئے

ایسی باتون مین پڑنا مناسب نہین ہوا کرتا۔ چاہیئے کہ ایسے مباحثات مین ہمیشہ اسلام کی خوبیان اور صداقت بیان کی جائے اور ظاہر کیا جاوے کہ کن کن نیک اعمال کی تعلیم اسلام نے دی ہے کن مہلکات سے بچایا ہے گاؤخورکی کے مسائل وغیرہ بیان کرنے سے کیا فائدہ۔ جو اسلام کو پسند کریگا وہ خود گاؤخوری کو بھی پسند کریگا جس بات کا فساد اسکے نفع سے بڑھکر ہو اس کو بیان کرنیکی ضرورت نہین ۔

فاتحہ خوانی

ایک صاحب نے عرض کی کہ میرا اللہ تعالے سے معاہدہ تھا کہ جب مین ملازم ہون گا تو اپنی تنخواہ مین سے آدھ آنہ فی روپیہ نکالکر اللہ کے نام پر دیا کرونگا اسی لئے جو کچھ اب مجھے ملتا ہے اسی حساب سے نکال کر کھانا وغیرہ پکاکر اس پر ختم اور فاتحہ وغیرہ پڑھوا دی جاتی ہے حضور کا اس بارہ مین کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ مساکین وغیرہ کی پرورش کر دینی چاہیئے یا اور کسی مقام پر مگر فاتحہ خوانی کرانی یہ تو ایک بدعت ہے اسے نہ کرنی چاہیئے۔

ایمان اور انسانی زندگی کے اغراض

چند ایک احباب نے بیعت کی اس پر حضرت اقدس نے ایک تقریر فرمائی چونکہ اس کا اول حصہ انہی تمام باتون کا اعادہ تھا جو کہ اکثر شائع ہو چکے ہین اس لئے اسے ترک کر کے اگلا حصہ تقریر کا درج کیا جاتا ہے۔ فرمایا ادھورا ایمان کام نہین آتا اس لئے مکمل ایمان حاصل کرنا چاہیئے خدا تعالے فرماتا ہے۔ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب کہ اگر تم تقوی اختیار کرو تو ہر ایک مشکل سے تم کو رہائی ہوگی اور ایسی جگہ سے رزق ملیگا کہ تم کو پتہ بھی نہ ہوگا۔ لیکن آج کل اگر کسی کو کہا جاوے کہ تم تقوے کرو تو وہ آگے سے جواب دیتے ہین کہ اگر ہم متقی نہین ہین تو کیا بدکاریان کرتے پھرتے ہین۔ ایسے لوگ خدا کے قول کی تکذیب کرتے ہین۔ باوجود جاننے کے وہ چونکہ برخلاف کرتے ہین اس لئے خدا کی لعنت اونپر ہوتی ہے ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ خدا کا قرب حاصل نہین ہوتا پھر منہہ سے کہے جاتے ہین کہ ہم متقی ہین اگر کہو کہ نہین ہو تو نالش کے لئے طیار ہوجاتے ہین۔ یہان رزق سے مراد ایک شے نہین بلکہ بہت سی چیزین ہین بھلا دیکھو کہ ایک شخص ٹوکری اوٹھاتا ہے سارا دن دھوپ مین کام کرتا ہے تو دو آنے اُسے شام کو ملتے ہین کیا یہ بھی رزق ہے جو کہ کس قدر ذلت سے حاصل ہوتا ہے داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ متقی کو کبھی ذلت کی روزی نہین ملتی اور نہ کبھی اس کی اولاد ٹکڑے مانگتی دیکھی جاتی ہے

بلکہ لکھا ہے کہ متقی کی سات پشت تک اثر رہتا ہے قرآن مین ایک ذکر ہے کہ خدا نے موسے اور خضر علیہ السلام کو ایک مقام پر بھیجا کہ وہان ایک دیوار کی مرمت کرین اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا جو کہ اللہ تعالے دو لڑکون کو دینا چاہتا تھا اگر دیوار گر جاتی تو ان کے ہاتھہ نہ آتا اس لئے خدا نے اپنے ان دو بندون کو وہان بھیجا کہ اس دیوار کی مرمت کرین تاکہ جب وہ جوان ہون تو اس خزانہ کو نکالکر استعمال کرین۔ کیا وجہ تھی کہ خدا نے ایسے دو عظیم الشان آدمیون کو وہان بھیجا اس کی وجہ یہی تھی **وکان ابوھما صالحا**... یعنی ان کا باپ نیکوکار تھا۔ اس مقام پر ان بچون کے اعمال کا ذکر نہیں کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کے عمل اچھے نہون گے مگر باپ کی صلاحیت کا ذکر کیا ہے کہ اس معاملہ مین ساری رعایت باپ کی ہوتی ہے اسی کا نام شفاعت ہے۔ جب انسان نیکی کرتا ہے تو اس کا اثر سب پر پہنچتا ہے مگر دہوکا یہ ہے کہ سب نیکی اور تقوی کا دعوی کرتے ہین اور ہوتا کسی مین بھی نہین۔ مشکل اگر یہ پڑتی ہے کہ ان کا دعوے قرآن کے برابر اگر ٹھیک نہین بیٹھتا خدا تعالے فرماتا ہے **وھو یتولی الصالحین ان اولیاءہ الا المتقون** اگر یہ واقعی طور پر صالح اور متقی ہے تو کیون اللہ تعالے اس کا کفیل نہین ہے اور خدا کا قول اس پر کیون صادق نہین آتا تو بات یہی ہے کہ خدا کے نزدیک جو تقوی درکار ہے وہ نہین ہے صرف لاف ہوتی ہے دنیا مین ایمان تھوڑا ہے اور لاف بہت خدا فرماتا ہے **ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا** جب تک انسان اپنا ایمان اس حد تک نہین پہونچا تا کہ سنت سے فائدہ اُٹھاوے تو خدا کیسے اس کے لئے سنت بدلیوے اس واسطے ناکارہ ایمان کو خدا تعالے لعنت کے رنگ مین رکھتا ہے اور اسی لئے دنیا تباہ ہو رہی ہے +

یہ بات حاصل ہوتی ہے مگر مشکل لیکن اگر خدا چاہے تو آسان ہے۔ جس رنگ کو خدا نے پسند کیا ہے اس رنگ تک اپنے آپ کو پہنچانا چاہیئے۔ خدا نے انبیاؤن اور عیسی اور موسی کی نظیرین اس لئے دی ہین کہ لوگ سمجھین کہ ہم نے اُن کو کیسی عزت دی تھی اس کا دعوی ہے کہ جو اس کا ہوتا ہے وہ اس کا ہو جاتا ہے اور اس کے لئے وہ ایک امتیازی نشان رکھہ دیتا ہے

مگر بعض لوگ بدنام کنندہ نکونامے چند کی مثال ہوتے ہین ایسے ہی لوگ جماعت کو بدنام کرتے ہین اور ذلت وغیرہ اوٹھاتے ہین +

انسان کو یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی عمر دراز ہو مگر لمبی زندگی وہ اسی لئے چاہتا ہے کہ عمدہ کھانا ہو۔ عمدہ پہنا ہو۔ سونے کے ہر ایک ضروریات اسے میسر ہون۔ عمدہ کھیتی ہو۔ جائداد ہو۔ بیوی ہو بچے ہون اگر انہی ارادون پر وہ لمبی زندگی چاہتا ہو تو پھر اس مین خدا کا دخل تو نہین ہے خدا تو فرماتا ہے **ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** کہ ہم نے جن و انس کو اسی لئے پیدا کیا کہ وہ ہماری عبادت کرین یعنی زندگی کا مقصد خدا کی پرستش ہے مگر یہان رات دن یا تو بیوی کی پرستش ہے۔ یا یہ فکر ہے کہ اولاد کو لنڈن بھیجکر تعلیم دلادین۔ یا پیٹ کی پرستش ہے غرضیکہ ارادہ اور غرض ہی اور ہے اس کی مثال بعینہ یہ ہے کہ ایک باغبان نے ایک شخص کو باغ مین بھیجا کہ وہان جاکر آبپاشی کرے۔ زمین کو درست کرے دائرے وغیرہ جو بنگے ہین ان کو ٹھیک کرے۔ لیکن اس نے باغ مین آکر اور تو کچھہ نکیا۔ صرف اچھے اچھے پھلون کو کاٹ دیا آبپاشی کے بدلے یہ کیا کہ باغ کو بالکل خشک کر دیا اور ناجائز طور پر مال بیچدیا تو کیا وہ باغ کا مالک اُسے انعام دلوے گا۔ اسطرح خدا نے اس لئے پیدا کیا تھا کہ سب اشیئے قطع تعلق کر کے میری طرف رجوع ہوتا اور کھانا پینا۔ بیوی۔ بچے وغیرہ یہ سب ایسے تھے جیسے دم لینے کے لئے یکہ والے گھوڑون کو راستہ مین آرام دیتے ہین۔ نہاری کھلاتے ہین کہ آگے چلنے کی قوت اس مین پیدا ہو۔ یہ غرض ہرگز نہ تھی کہ کھانے پینے اور عیش و عشرت کے سوا اور کوئی غرض نہ ہو یہ سب اسلام کے برخلاف ہے اور ہرگز خدا کا یہ مقصود نہین ہے۔ جب یہ حالت ہے تو بتلاؤ کہ خدا کو ایسے شخص کے زندہ رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے شیخ سعدی نے کیا عمدہ لکھا ہے ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

کروڑہا جو مسلمان ہین ان کی بھی اغراض ہین کہ نہین خوب دیکھلو۔ رات کو جب سوتے ہین تو بھی خیال ہوتا ہے کہ عیش سے بسر ہو۔ کبھی انہون نے یہ بھی سوچا ہے کہ ہماری زندگی کی غرض کیا ہے کیون دنیا مین ہم آئے ہین تو بات یہ ہے کہ اصل نیکی اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب تقوے ہو + قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم یہ بھی اصل مین ما خلقت الجن والانس ہی کا ترجمہ ہو

جب تم کو بندگی کیواسطے پیدا کیا ہے تو حقوق نفس جائز ہین کہ انسان ماندہ نہو۔ نہ کہ عیاشیان۔ پھر جبکہ ان اغراض کو ہر ایک نے الگ الگ مقصود بالذات بنالیا ہے تو اب ہر ایک اپنی اپنی ترقی الگ چاہتا ہے۔ یہ سب باتین قرآن کے برخلاف ہین وہ تو ایک موت چاہتا ہے کہ کھانا پینا اور بیوی وغیرہ صرف اسی لئے ہو کہ خدا کی بندگی کی اُس سے قوت حاصل ہو سکے اور بدن جو معرض تحلیل مین ہے اس کی طاقتین تازہ ہوسکین۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذرا کوفتہ ہوتے تو حضرۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا کرتے کہ اے عائشہ تو راحت پہنچا۔ عورتون کو پیدا کرنے مین سر یہی ہے کہ خدا کی راہ مین نفس کی قربانی کے واسطے جو ایک کوفت پیدا ہوتی ہے یہ اس کا سہارا ہوجاوین اس لئے آدم کے ساتھ حوا کو پیدا کیا + ایک طبیب کا نسخہ جب تک پورا پورا استعمال نہ ہو تو فائدہ نہین ہوا کرتا کیا نسخہ کا کاغذ پی لینے سے شفا ہوجاوے گی۔ یہ کارخانہ ہی اب بالکل اولٹ پلٹ ہوگیا ہے اس لئے برکت بھی جاتی رہی اگر کوئی اس حی و قیوم خدا کی برکت چاہے تو وہ عہد کا سچا رہے۔ خدا تعالیٰ رحیم کریم ہے ماں باپ اور دوست سے بڑھکر اس کا رحم ہے اگر وہ اس کا نہ بنے پھر کوئی بھی اس کا بن نہین سکتا +

ایک کا ذکر لکھا ہے کہ وہ ریاکاری سے بہت دنون تک لمبی لمبی نمازین پڑھتا رہا مگر کسی نے اس کی تعریف نکی ایک دن خیال آیا کہ مین نے خدا کی نماز ایکدفعہ بھی نہ پڑھی اسیدن توبہ کی اور تمام سابقہ نماز لمبی ادا کی بلکہ مختصر پڑھکر چلدیا تو گلی اور کوچہ کے بچے اُسے دیکھتے اور کہتے کہ یہ متقی ہے۔ قبولیت ہمیشہ آسمان سے اترتی ہے چالاکی سے پیدا نہین ہوسکتی اہل اللہ اور رسولون کے اعمال کا بہت سا حصہ پوشیدہ ہی تھا جس کے اظہار پر وہ مجبور ہوجاتے اُسے ظاہر کرتے اب دیکھو ان کے برکات کس قدر ہین + نیکی کو دکھانا ایک لعنت ہوتی ہے اور مفسد کا نہ کام ہے نیک جب ہوتا ہے جب دوسرون کو مردہ جان کے نہ کسی کے نفع نہ ضرر پر خیال ہو اس وقت پوری نیکی مین داخل ہوگا اہل اللہ اور دنیا کی کوشش ہوتی کہ چھپ جاوین مگر خدا ان کو ظاہر کرتا .... بعض لوگ دعائین کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ ہمین مخفی رکھ مگر خدا ان کو دھکیل کر آگے کر دیتا ہے انبیا کی یہی خواہش اور حالت رہی ہے ان کی بڑی غرض یہی تھی کہ خدا کے عشق مین فنا ہون آنحضرۃ صلعم اگر میدان تبلیغ مین نہ آتے تو آپ کا ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ لوگ تعریف کرین ہزارون اشعار آپکی مدح مین پڑھے جاتے مگر کفر ہوگا اگر کوئی یہ کہے کہ آپ سنکر پھولتے ایک مقام ہوتا ہے کہ انسان اس لائق ٹھہر جاتا ہے کہ خدا اس کی مدح کرے مگر جو دوسرون سے مدح چاہتا ہے خدا اس کی مدح نہین کرتا۔ سب توفیق خدا سے ہے جب تک وہ نہ توفیق دے ہم ایک جونک نہین بڑھا سکتے صرف مجمع کے لحاظ سے بیان کرتے ہین کہ بہت سننے والے ہین جس کے دل کو مناسبت ہوگی وہ اختیار کر لیگا ورنہ دوسرا ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیگا وہ درجہ ایمان کا جس سے امتیازی رنگ دینا اور آخرت مین حاصل ہو پوری ایمان کے بغیر نہین ملسکتا +

۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سیر مین بھی کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا۔ سیر مین سے ایک دو فقرہ ہدیہ ناظرین ہین۔

سیر آریہ مذہب کی نسبت فرمایا کہ مذہب کی جڑھ خداشناسی ہے اور اس سے کمتر درجہ یہ کہ باہمی تعلق پاکیزگی کے ہون سو یہ دونون باتین گری ہوئی ہین +

قبل از عشا گائے وغیرہ کی حلت پر اور حرمت پر ذکر ہوا۔ فرمایا کہ حرام کی تو تفصیل خدا نے دی ہے اور حلال کی کوئی تفصیل نہین دی جس سے پتہ لگے کہ فلان شئے ضرور کھاؤ سو اس لئے گائے کے ذبح وغیرہ کا ذکر کرکے ناحق موجب فساد ہونا مناسب نہین ہوتا +

اور ایک لطیف فقرہ حضور کی زبان سے نماز اور دعا کے بارے مین نکلا کہ بندہ بولتا رہتا ہے اور خدا سنتا رہتا ہے آخرکار یہ نوبت پہنچتی ہے کہ خدا بولنے لگتا ہے اور بندہ سنتا ہے +

۲۵ مارچ ۱۹۰۳ء

چونکہ خاکسار مطبع کے انتظام کے واسطے گورداسپور گیا ہوا تھا اس لئے پوری ڈائری آج کی ضبط نہین ہوسکی +

قبل از عشا حضرت اقدس نے جو حجرہ دعائیہ بنایا ہے اس کی نسبت فرمایا کہ ہمارا سب سے بڑا کام تو کسر صلیب ہے اگر یہ کام ہوجاوے تو ہزارون شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہوجاتا ہے اور اسی کے ادھورا رہنے سے سینکڑون اعتراضات ہم پر وارد ہوسکتے ہین۔ دیکھا گیا ہے کہ چالیس یا پچاس کتابین لکھین ہین مگر ان سے ابھی وہ کام نہین نکلا جس کے لئے ہم آئے ہین۔ اصل مین ان لوگون نے جس طرح قدم جمائے اور اپنا دام فریب پھیلایا ہے وہ ایسا نہین کہ کسی انسانی طاقت سے درہم برہم ہوسکے۔ دانا آدمی جانتا ہے کہ اس قوم کا تختہ کسطرح پلٹا جا سکتا ہے یہ کام بجز خدائی ہاتھ کے انجام پذیر ہوتا نظر نہین آتا اسی واسطے ہم نے ان ہتھیارون یعنی قلم کو چھوڑ کر دعا کے واسطے یہ مکان (حجرہ) بنوایا ہے کیونکہ دعا کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے اور اس کی قبولیت کا بھی اس نے وعدہ فرمایا ہے +

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ **من کل حدب ینسلون** اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہے کہ یہ کل دنیا کی زمینی طاقتون کو زیر پا کرینگے ورنہ اس کے سوا اور کیا معنے ہین کیا یہ قومین دیوارون اور ٹیلون کو کودتی اور پھاندتی پھرینگی نہین بلکہ اس کے یہی معنے ہین کہ وہ دنیا کی کل ریاستون اور سلطنتون کو زیر پا کر لینگی اور کوئی طاقت ان کا مقابلہ نکر سکیگی +

واقعات جس امر کی تفسیر کرین وہی تفسیر ٹھیک ہوا کرتی ہے اس آیت کے معنے خدا تعالیٰ نے واقعات سے بتادئے ہین ان کے مقابلہ مین اگر کسی قسم کی سیفی قوت کی ضرورت ہوتی تو اب جیسے کہ بظاہر اسلامی دنیا کے امید ون کے آخری دن ہین چاہئے تھا کہ اہل اسلام کی سیفی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی اور اسلامی سلطنتین تمام دنیا پر غلبہ پاتین اور کوئی ان کے مقابل پر ٹھہر نہ سکتا۔ مگر اب تو معاملہ اس کے برخلاف نظر آتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور تمہید یا عنوان کے یہ زمانہ ہے کہ ان کی فتح اور ان کا غلبہ دنیوی ہتھیارون سے نہین ہوسکے گا بلکہ ان کے واسطے آسمانی طاقت کام کرے گی جسکا ذریعہ دعا ہے۔ غرضیکہ ہم نے اس لئے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہین ہے ساٹھ یا پینسٹھ سال عمر سے گذر چکے ہین موت کا وقت مقرر نہین خدا جانے کس وقت آجاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشا نہین ہے لہذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعدا پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطع کے فتح کا گھر بنا +

ہم نے دیکھا کہ اب ان مسلمانون کی حالت تو خود مورد عذاب اور شامت اعمال سے قہر الٰہی کے نزول کی محرک بنی ہوئی ہے اور خدا کی نصرت اور اس کے فضل و کرم کی جاذب مطلق نہین رہی جب تک یہ خود نہ سنورین تب تک

خوش حالی کا منہ نہیں دیکھ سکتے اعلاء کلمۃ اللہ کا ان کو فکر نہیں ہے خدا کے دین کے واسطے ذرا بھی سرگرمی نہیں اس لیے خدا کے آگے دست دعا پھیلانے کا قصد کر لیا ہے کہ وہ اس قوم کی اصلاح کرے اور شیطان کو ہلاک کرے تاکہ خدا کا سچا نور دنیا پر دوبارہ چمک جاوے اور راستی کی عظمت پھیلے ؞

بنی اسرائیل کی کتابوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ قوم فسق و فجور میں تباہ ہو جاتی اور اس کی توحید و جلال کو بالکل بھول جاتی تھی تو ان کے انبیاء اسیطرح جنگلوں اور الگ مکانوں میں دست بدعا ہوتے تھے اور خدا کے رحمت کے تخت کو جنبش دیا کرتے تھے

دنیا کو علم نہیں ہے کہ آج کل عیسائی کیا کر رہے ہیں مسلمانوں کی کس قدر ذریت کو انہوں نے برباد کیا ہے کس قدر خاندان ان کے ہاتھوں سے نالان ہیں گویا دنیا کا تختہ بالکل پلٹ گیا ہے اب خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ اس کی توحید اور جلال کی ہتک ہو اور اس کے رسول کی زیادہ بےعزتی کی جاوے اس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو سو اس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ میں ایک حجرہ بیت الدعا صرف دعا کے واسطے مقرر کروں اور بذریعہ دعا کے اس فساد پر غالب آؤں تاکہ اول آخر سے مطابق ہو جاوے اور جسطرح سے پہلے آدم کو دعا ہی کے ذریعے سے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی ۔ اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دعا کے فتح ہو

---

۲۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں ؞

سیر

رفع یدین رفع یدین کے متعلق فرمایا کہ اس میں چنداں حرج نہیں معلوم ہوتا خواہ کوئی کرے یا نہ کرے احادیث میں بھی اس کا ذکر دونوں طرح پر ہے اور وہابیوں اور سنیوں کے طریق عمل سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کیونکہ ایک تو رفع یدین کرتے ہیں اور ایک نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت رفع یدین کیا اور بعد ازاں ترک کر دیا ؞

وتر فرمایا کہ اکیلا ایک وتر کہیں سے ثابت نہیں ہوتا ۔ وتر ہمیشہ تین ہی پڑھنے چاہییں خواہ تینوں اکھٹے ہی پڑھ لیں خواہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر لیں اور پھر ایک رکعت الگ پڑھی جاوے ؞

قبض و بسط بابو نبی بخش صاحب احمدی کلرک لاہور نے عرض کی کہ بعض وقت تو دل میں خود بخود ایک ایسی تحریک پیدا ہوتی ہے کہ طبیعت عبادت کیطرف راغب ہوتی ہے اور قلب میں ایک عجیب فرحت اور سرور محسوس ہوتا ہے اور بعض وقت یہ حالت ہوتی ہے کہ نفس پر جبر اور بوجھ ڈالنے سے حلاوت پیدا نہیں ہوتی اور عبادت ایک بار گران معلوم ہوتی ہے ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسے قبض اور بسط کہتے ہیں قبض اس حالت کا نام ہے جب کہ ایک غفلت کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور خدا کی طرف محبت کم ہوتی ہے اور طرح طرح کے فکر اور رنج اور غم اور اسباب دنیوی میں مشغول ہو جاتا ہے اور بسط اس کا نام ہے کہ انسان دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور موت کو ہر وقت یاد رکھے ۔ جب تک اس کو اپنی موت بخوبی یاد نہیں ہوتی وہ اس حالت تک نہیں پہنچ سکتا ۔ موت تو ہر وقت قریب آتی جاتی ہے کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے قریبی رشتہ دار فوت نہیں ہو چکے اور آجکل تو وبا سے گھر کے گھر صاف ہوتے جاتے ہیں اور موت کے لئے طبیعت پر زور دیکر سوچنے کی حاجت ہی نہیں رہی ۔

یہ حالتیں قبض اور بسط کی اس شخص کو پیدا ہوتی ہیں جسکو موت یاد نہیں ہوتی کیونکہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ انسان قبض کی حالت میں ہوتا ہے اور ایک ناگہانی حادثہ پیش آجانے سے وہ حالت قبض معاً دور ہو جاتی ہے جیسے کوئی زلزلہ آجاوے یا موت کا حادثہ ہو جاوے تو ساتھ ہی اس کا انشراح ہو جاتا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبض اصل میں ایک عارضی شئے ہے جو کہ موت کے بہت یاد کرنے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچا پیوست ہو جانے سے دور ہو جاتی ہے اور پھر بسط کی حالت دائمی ہو جاتی ہے ۔ عارفوں کو قبض کی حالت بہت کم ہوتی ہے نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے ۔ میں پھر نیکی کر لوں گا اسواسطے غلطی کرتا ہے اور عارف سمجھتا ہے کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے ۔ خدا معلوم کل زندگی ہو کہ نہیں ؞

رویا میں اس مکان کی طرف سے مسجد کی طرف چلا جا رہا ہوں ۔ میں نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا جو کہ ایک سکھ کی طرح معلوم ہوتا تھا جسطرح سے اکالئے اور کوکے سکھ ہوتے ہیں اس کے ہاتھ میں ایک بہت تیز خوفناک بڑا اور چوڑا چھرا تھا اور اس چھرے کا دستہ چھوٹا سا تھا وہ چھرا بڑا ہی تیز معلوم ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ اس سے لوگوں کو قتل کرتا پھرتا تھا جہاں اس نے چھرا رکھا اور گردن اڑ گئی کچھ اس طرح معلوم ہوتا تھا جسطرح میں نے لیکھرام کے وقت میں ایک آدمی خواب میں دیکھا تھا اس کی صورت بڑی ڈراؤنی تھی اور بڑا ہی دہشتناک آدمی معلوم ہوتا تھا ۔ مجھے بھی اس سے خوف معلوم ہوا اور میں نے اس کی طرف جانا نہ چاہا ۔ لیکن میرے پاؤں بہت بوجھل ہو گئے اور میں بڑا ہی زور لگا کر ادھر سے نکلا لیکن اس نے میری مزاحمت نہ کی اور اگرچہ مجھکو اس سے خوف معلوم ہوا لیکن اس نے مجھکو کوئی تکلیف نہ دی اور پھر وہ خبر نہیں کہ کس طرف کو نکل گیا ؞

رویا ایک حنائی رنگ کا کاغذ لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ کچھ تھوڑے فاصلہ پر گر پڑا ہے میں نے ایک ہندو کو کہا کہ اس کو پکڑ دو جب وہ پکڑنے لگا تو وہ کاغذ کچھ تھوڑی دور آگے جا پڑا ۔ پھر وہ ہندو .... اٹھانے لگا تو وہ وہاں سے اڑکر اور آگے جا پڑا ۔ لیکن وہ دو ورقہ اس طرح کچھ ترتیب سے کھلکر اڑتا رہا ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کوئی جاندار چیز ہے جب وہ کچھ فاصلہ تک چلا گیا تو وہ ہندو وہاں جاکر پھر اس کو پکڑنے لگا تب وہ دو ورقہ اڑکر میرے پاس آگیا تو اس وقت میری زبان سے یہ کلمہ نکلا ؞

جسکا تھا اسی کے پاس آگیا ۔

پھر میں نے اس کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم وہ قوم ہیں جو روح القدس کے بلائے بولتے ہیں ۔ ہم وہ قوم ہیں جن کے حق میں خدا نے فرمایا ہے

لنفخنا فیہم من صدق فننا فقط

اسلامی خدمات کسی دوسرے سے اللہ تعالےٰ لینا ہی نہیں چاہتا شاید دوسرا اس میں کچھ غلطی بھی کرے واللہ اعلم

جو شخص اسلام کے عقائد کا منافی ہے وہ اسلام کی تائید کیا کریگا ۔

سناتن دھرم میں اس طرح کے بھی آدمی ہوتے ہیں کہ وہ کسی فرقہ کے مکذب نہیں ہوتے ۔ اور معمولی چیزوں کے آگے بھی ہاتھ جوڑتے پھرتے ہیں ۔

خدا نہیں چاہتا کہ جو سلسلہ اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اس کا کوئی شریک ہو ۔ یہاں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کاغذ ہمارے پاس آگیا ؞

درس قرآن کی متعلق

بقیہ تفسیر انا اعطینک الکوثر

گذشتہ اشاعت سے آگے

تعلیم اور کتاب میں وہ کاملیت اور جامعیت اور کثرت عطا فرمائی کہ فیہا کتب قیمۃ کل دنیا کی مضبوط کتابین اور ساری صداقتین اور سچائیان اس مین موجود ہین -

ترقی مدارج مین وہ کوثر کہ جبکہ یہ سچی بات الدال علی الخیر کفاعلہ پھر دنیا بھر کے نیک اعمال پر نگاہ کرو - جب کہ ان کے دال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو ان کے جزائے نیک آپکے اعمال مین شامل ہوکر کیسی ترقی مدارج کا موجب ہو رہی ہے +

اعمال مین دیکھو - اتباع - فتوحات - عادات علوم - اخلاق - مین کس کس قسم کی کوثرین عطا فرمائی ہین - آدمی وہ بخشے جن کے نام لیکر عقل حیران ہوتی ہے - ابوبکر - عمر - عثمان علی - رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے لوگ عباسیون اور مروانیون جیسے کیا انتخاب سے ایسے آدمی ملے ہین کہ جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی گرانے کا حکم دین خون گرانے کے لئے طیار ہو جائین جگر وہ بخشی کہ ایران - توران - مصر - شام ہند تمہارا ہی ہے - وہ ہیبت اور جبروت آپکو عطا فرمائی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرف کا ارادہ کرتے تو ایک مہینہ کی دور راہ کے بادشاہون کے دل کانپ جاتے - اور جب دیتا ہے تو اس طرح دیتا ہے -

یہ بڑا لمبا مضمون ہے جو اس تھوڑے وقت مین بیان نہین ہو سکتا مختلف شاخون اور شعبون مین جو کوثر آپکو عطا ہوئی ایک مستقل کتاب اس پر لکھی جا سکتی ہے

باطنی دولت کا یہ حال ہے کہ تیرہ سو برس کی تو مین جانتا نہین اپنی بات بتاتا ہون جس قدر مذاہب ہین مین نے ان کو ٹٹولا ہے ان کو پرکھ پرکھ کر دیکھا ہے قرآن کریم کے تین تین لفظون سے مین ان کو رد کرنے کی طاقت رکھتا ہون کوئی باطل مذہب اسلام کا مقابلہ نہین کر سکتا +

مین نے تجربہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب اور طرز انسان کے پاس ہو تو باطل مذاہب خواہ وہ اندرونی ہون یا بیرونی وہ ٹھہر نہین سکتے -

پھر استحکام وحفاظت مذہب کے لئے دیکھو جس قدر مذہب دنیا مین موجود ہین یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہین اس کی حفاظت کا ذمہ وار اللہ تعالے نے ان لوگون کو ٹھہرایا ہے - مگر قرآن کریم کی تعلیم کے لئے فرمایا انا له لحافظون یہ کیا کوثر ہے !!!

اللہ تعالے خود اس دین کی نصرت اور تائید اور حفاظت فرماتا اور اپنے مخلص بندون کو دنیا مین بھیجتا ہے جو اپنے کمالات اور تعلقات الہیہ مین ایک نمونہ ہوتے ہین ان کو دیکھکر معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک انسان کیونکر خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لیتا ہے - ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہے جو ایک خاص جماعت قائم کرتا ہے - میرا اعتقاد تو یہ ہے کہ ہر ۲۵ - ۵۰ اور سو برس پر آتا ہے اس سے بڑھکر اور کیا کوثر ہوگا +

پھر ساری مذاہب مین دعا کو مانتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ جب بندہ اپنے مولا سے کچھ مانگتا ہے تو اُسے کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے گو مانگنے کے مختلف طریق ہین مگر مشترک طور پر یہ سب مانتے ہین کہ جو مانگتا ہے وہ پاتا ہے اس اصل کو لیکر مین نے غور کیا ہے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہلو سے بھی کیا کچھ ملا ہے - تیرہ سو برس سے برابر امتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کہکر دعائین کر رہی ہے اور پھر اللہ اور اللہ کے فرشتے بھی اس درود شریف کے پڑھنے مین شریک ہین اور ہر وقت یہ دعا ہو رہی ہے کیونکہ دنیا پر کسی نہ کسی نماز کا وقت موجود رہتا ہے اور علاوہ نماز کے درود پڑھنے والے بھی بے انتہا ہین - اب سوچو کہ اس تیرہ سو برس کے اندر کس قدر روحون نے کس سوز اور تڑپ کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی کامیابیون اور آپکے مدارج عالیہ کی ترقی کے لئے اللہم صل علی محمد کہکر دعائین مانگی ہونگی - پھر ان دعاؤن کے ثمرہ مین جو کچھ آپکو ملا گیا اس کی کوئی حد ہو سکتی ہے - ؟

اگر دعا کوئی چیز ہے ؟ اور ضرور ہے تو پھر اس پہلو سے آپکے مدارج اور مراتب کی نظیر پیش کرو - کیا دنیا مین کوئی قوم اور امتہ ایسی ہے جس نے اپنے نبی اور رسول کے لئے یہ التزام دعا کا کیا ہو ؟ کوئی بھی نہین - کوئی عیسائی مسیح کی لئے یہودی موسی کے لئے - سناتنی شنکر اچارج کے لئے دعائین مانگنے والا نہین ہے

اس دنیا کے مدارج کو تو ان امور پر قیاس کرو اور آگے جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ وہان چلکر معلوم ہو جاویگا مگر اسکا اندازہ اسی بہت کچھ سے ہو سکتا ہے کہ برزخ مین حشر مین - صراط پر - بہشت مین غرض کوثر ہی کوثر ہوگا +

اس عاجز انسان اور اس کی ہستی کو دیکھو کہ کیسی ضعیف اور ناتوان ہے - لیکن جب اللہ تعالے اس کے بنانے پر آتا ہے تو اس عاجز انسان کو اپنا بنا کر دکھا دیتا ہے اور ایک جڑھی بستی کو آباد کرتا ہے کیا تعجب انگیز نظارہ ہے بڑے بڑے شہرون اور بڑے اکثر باز مدبرون کو محروم کر دیتا ہے حالانکہ وہان ہر قسم کی ترقی کے اسباب موجود ہوتے ہین اور علم و واقفیت کے ذرائع وسیع مثلاً اس وقت دیکھو کہ کیسی بستی کو اُس نے برگزیدہ کیا ؟ جہان نہ ترقی کے اسباب نہ معلومات کی توسیع کے وسائل - علمی چرچا نہ مذہبی تذکرہ نہ کوئی دار العلوم نہ کوئی کتب خانہ صرف خدا ہی کا ہاتھ ہی جس نے اپنے بندے کی خود تربیت کی اور عظیم الشان نشان دکھایا غور کرو کہ کس طرح اللہ تعالی ثابت کرتا ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر عطا فرمایا - لیکن غافل انسان نہین سوچتا افسوس تو یہ ہے کہ جیسے اور لوگون نے غفلت کی ویسی ہی غفلت کا شکار مسلمان ہوئے آہ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مدارج پر خیال کرتے اور خود بھی اُن سے حصہ لینے کے آرزو مند ہوتے تو اللہ ان کو بھی کوثر عطا فرماتا +

مین دیکھتا ہون کہ جھوٹھ بولنے مین دلیر فریب دغا مین بیباک ہو رہے ہین - نماز و یمین سستی - قرآن کے سمجھنے مین سستی اور غفلت سے کام لیا جاتا ہے اور سب سے بدتر سستی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال چلن کی خبر نہین - مین کہتا ہون کہ عیسائی اور آریہ آپکے چال چلن کو تلاش کرتے ہین اگرچہ اعتراض کرنے کے لئے مگر کرتے تو ہین مسلمانون مین اس قدر سستی ہے کہ وہ کبھی دیکھتے ہی نہین اس وقت جتنی یہان موجود ہین ان کو اگر پوچھا جاوے تو شاید ایک بھی ایسا نہ ملے جو یہ بتا سکے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی معاشرت کیسی تھی - آپ کا سونا کیسا تھا - جاگنا کیسا مصائب اور مشکلات مین کیسی استقلال اور علو ہمتی سے کام لیا اور رزم مین کیسی شجاعت اور ہمت دکھائی مین یقین سے کہتا ہون کہ ایک بھی ایسا نہین جو تفصیل کے ساتھ آپکے واقعات زندگی پر اطلاع رکھتا ہو - حالانکہ یہ ضروری بات تھی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی پر پوری اطلاع حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی کیونکہ جب تک یہ معلوم نہو کہ آپ دنرات مین کیا کیا عمل کرتے تھے ؟ اس وقت تک ان اعمال کی طرف تحریک اور ترغیب نہین ہو سکتی -

خدا تعالے کی محبت یا اس کے محبوب بننے کا ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع ہے - پھر یہ اتباع کیسے کامل طور پر ہو سکتی ہے جب معلوم ہی نہ ہو کہ آپ کیا کیا کرتے تھے + اس پہلو مین بھی مسلمانون نے جس قدر اس وقت سستی اور غفلت سے کام لیا ہے وہ بہت کچھ ان کی ذلت اور ضعف کا باعث ٹھہرا +

(باقی آئندہ)

پنڈت نند کشور صاحب

گذشتہ نمبر مین ہم دکھا چکے ہین کہ پنڈت نند کشور صاحب نے جب آریہ سماج کے پول کھولنے چاہے تو کس کس ناجائز حیلون سے آریہ سماج نے کوشش کی کہ پنڈت صاحب لکچر نہ دے سکین - اس لکچر مین پنڈت صاحب نے ایک بات یہ بھی بیان کی تھی کہ سوامی دیانند صاحب نے اپنی کتب مین نیل گاے اور نیز گاے کے مارنے کی اجازت دی ہے چونکہ یہ بات سناتن دہرم ہندون مین عام چرچا پا گئی تھی اس لئے آریہ سماج اور سناتن دہرم ہندؤن مین اس بات پر گفتگو رہی اور آخرکار جب دوسری دفعہ پنڈت صاحب بازار مین لکچر دینے آئے تو آریہ سماج کے بعض ممبرون نے پنڈت صاحب کی مؤلفہ کتاب المنصف ہندؤن کو دکھا دکھا کر یہ خیال پیدا کرانا چاہا کہ دیکھو یہ شخص ہندو ہو کر قرآن اور حامل قرآن کی تائید مین لکہتا ہے - اس ناشائستہ حرکت سے قادیان آریہ سماج کے ممبرون کی حقیقت کھلتی ہے کہ وہ کیسی بے محل باتین پیش کرکے عوام الناس کو دہوکا دینا چاہتے ہین مگر پنڈت صاحب نے اسی وقت خود پنڈت دیانند کی تصنیف مین سے اس امر کا ثبوت دیدیا کہ خود اس نے تسلیم کیا ہے کہ قرآن مین صداقتین بھی ہین اس پر آریہ ممبران کو شرمندہ ہونا پڑا اور اس لکچر مین سناتن دہرم ہندون کی طرف سے اس بات پر بہت تشدد کیا تھا اصرار رہا کہ وہ مقامات دیانند کی تصنیف مین سے دکھلائے جادین جہان گاے وغیرہ کے مارنے کا ذکر ہے مگر پنڈت صاحب نے رفع فتنہ و فساد کے واسطے ان حوالون کا وہان پڑہنا مناسب نہ جانا اور سخت اشتعال طبائع مین دیکھکر لکچر بند کر دیا اور پھر مکان پر آکر ایک ۶ صفحہ کا مفصل اشتہار معہ ان تمام حوالجات اور شرتیون کے شائع کیا جس مین پنڈت دیانند کی تصنیف سے نقل کرکے دکھلایا ہے کہ پنڈت دیانند نے گاے کے بارہ مین کیا کیا کلمات لکھکر سناتن دہرم ہندؤن کے دل کو دکہایا ہے غرضیکہ پنڈت صاحب ایک بڑی کامیابی کے ساتھ قادیان سے رخصت ہوئے ہین اور ان کے اشتہار کا آخری پیرا بھی ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کر دیتے ہین + اور وہ یہ ہے -

"مجھکو ایک افسوس ہے کہ میرے ہاتھ سے ایک شکار نکل گیا اور وہ یہ ہے کہ قادیان کے آریہ لوگون نے قبل از میرے لکچر کے مجھے بذریعہ تحریر کے چیلنج شاستر ارتھ کا دیکر اور پھر پہلو تہی کر گئے ہرچند کہ مین نے ان کو بارہا تحریک کی مگر انہون نے حیلہ ہی بتا دیا مین نے اپنے لئے موقع تنگ اختیار کیا اور ان کے لئے موقع فراخ دیا مگر اس پر بھی وہ شاستر ارتھ کے لئے مقابل نہ آئے جس سے مین افسوس کرتا ہون کہ میرے ہاتھ سے ہوا شکار نکل گیا اگر وہ شاستر ارتھ کو مقابل آجاتے تو ضرور ہے کہ وہ بھی سناتن دہرم کے شکار ہو جاتے آریہ سماجکو خیرباد کہکر سناتن دہرم مین شامل ہو جاتے اگرچہ مین قادیان مین صرف دو روز کے لئے آیا تھا اور میری یہان آنے کی یہ غرض تھی کہ مین نے ایک کتاب موسومہ نسیم دعوت دوسری سناتن دہرم مصنفہ جناب مرزا صاحب امرتسر مین دیکھی تھی - اُن مین سناتن دھرم اور ویدون اور اوتارون کی عظمت درج تھی چونکہ مین سناتن دہرم کا گرویدہ ہون مجھے شوق ہوا کہ ایسے مہاتما کے ضرور درشن کرون جو کہ مسلمان ہو کر ویدون اور اوتارون اور سناتن دہرم کی عظمت کرے پس مین مہاتما موصوف کے درشن کو قادیان آیا - مگر آریون نے مجھے یہان نیوتا شاستر ارتھ کا دیدیا دیدار دکھلا کر پرہیز کیا اپنا بازار تیز اور ہماری آتش شوق کو بھڑکا دیا اس وجہ سے مجھے یہان قریب دس روز کے لگ گئے - مین نے بہت انتظار کیا کہ یہ شکار میرے ہاتھ سے مارے جائین مگر افسوس ہے کہ وہ ہاتھ نہ آئے دور ہی دور بھاگتے رہے اب مین بعد بہت انتظار کے یہان سے واپس ہوتا ہون اور کہتا ہون کہ کبھی کسی دوسرے وقت مین آکر آریہ لوگون کو سناتن دہرم مین پکڑ لونگا + "

البدر

درس قرآن - چند ایک احباب نے مجھے دوبارہ اور سہ بارہ کہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ البدر سے الگ طبع کیا جاوے تاکہ اس کو مجلد کرا سکین چونکہ اس سے پیشتر مطبع وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ تھا اور خود البدر ہی وقت پر شائع نہ ہوتا تھا اس واسطے اس امر کو مین زور سے اپنے احباب کی خدمت مین پیش نہ کر سکا اب چونکہ بفضل خدا مطبع اپنا ہو گیا ہے اور البدر کی اشاعت سردست ناکافی ہونے کی وجہ سے ایک ہفتہ مین مطبع کو بہ یاد دن خالی رہنا پڑتا ہے ایسے موقع پر درس قرآن کی علیحدہ اشاعت غیر موزون نہ ہو گی مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ اول دیکھ لیا جاوے کہ کس قدر خریداران البدر اس تجویز کو پسند کرتے ہین اس لئے مین ملتمس ہون ہر ایک خریدار اپنے مفید مشورہ سے ضرور اطلاع دیوے اور جب تک خریدارون کا زیادہ حصہ اس امر کو پسند نکریگا تب تک درس کا حصہ علیحدہ نہو سکیگا +

تیرہ تیرہ آنے کے دو خریدار

البدر جلد ۲ نمبر ۲ کے بعد ان خریدارون کی تلاش چھوڑ دی گئی تھی مگر اب ہمارے دوست میاں احمد دین صاحب جن کو البدر سے خاص دلچسپی اور ہمدردی ہے اور جو کہ آج تک کئی خریدار بہم پہنچا چکے ہین اور حال ہی مین انہون نے عہ کے ایک خریدار کو تحریک کرکے للعہ روپے کا خریدار بنا دیا ہے اور جن کی طرف سے ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کی اخبار مین یہ شرط شائع ہوئی تھی کہ جو صاحب دو دو خریدار پوری اور پیشگی قیمت والے سب سے اول البدر کے لئے بہم پہنچاوین گے وہ تیرہ تیرہ آنے مین اخبار خرید سکین گے پھر ان مین سے ایک خریدار کی باقی ماندہ قیمت ہمارے مکرم دوست اپنی گرہ سے دیوین گے اب پھر میان احمد دین کی تحریک سے آخری میعاد ۳۰ اپریل تک دیجاتی ہے کہ اس تاریخ تک جو صاحب مذکورہ بالا شرط سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہین اوٹھا لیوین ورنہ پھر یہ موقع جلد نہ مل سکیگا اور وہ اس شرط کی علت غائی کو خوب سمجھین یعنی یہ کہ چار خریدار البدر کے پوری قیمت کے ان کی معرفت پیدا ہون - ۱۶ جنوری سے آج تک کئی خریدار ہوئے ہین - کیا اچھا ہوتا کہ بعض خریدار ہی لکھہ دیتے کہ ہمین منجملہ ان دو نئے خریدارون کے سمجھا جاوے جن کی طفیل سے ایک کم استطاعت بھائی سہ ہر مین اخبار خرید سکتا تو ان کو ثواب بھی ہوتا اور کسی کی آرزو بھی پوری ہو جاتی - اب بھی موقعہ ہے کہ چار اصحاب جو البدر کے خریدار آج کی تاریخ کے بعد ہونا چاہین وہ اس شرط سے مشروط اپنی درخواست روانہ کر دیوین

البدر اپنے مہربان جناب فتح حسین صاحب مختار عدالت گوجرانوالہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہون نے میان احمد دین صاحب کی تحریک سے بجائے عہ کے للعہ سالانہ دینے منظور فرمائے ہین - ایسے مہربانون کے واسطے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر البدر چھاپنے کا انتظام زیر نظر ہے +

اطلاع

جن صاحبان کا وعدہ ششماہی قیمت دینے کا تھا ان کی میعاد پوری ہو گئی ہے وہ [illegible]

درود شریف

حضرت اقدس کا ایک پرانا خط جو کہ آپ نے ۱۸۸۳ء میں میر عباس علی صاحب کے نام لکھا۔ ہم فائدہ عام کے لئے درج اخبار کرتے ہین

(کرامت نامہ حضرۃ اقدس جس مین عشق خدا و رسول کے حاصل کرنے اور درود شریف اور نماز پڑھنے کا طریقہ ہے)

جو کچھ بطور رسم و عادت کے ہے وہ کچھ چیز نہین اور نہ اس سے کچھ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ سچا طریق اختیار کرنے سے گو طالب صادق آگ مین ڈالا جاوے مگر جب اپنے مطلب کو پائیگا سچائی سے پائیگا راستباز آدمی نہ عزت سے کام رکھتا ہے نہ نام سے نہ ننگ سے نہ خلقت سے نہ اون کے لعن سے نہ ان کے طعن سے نہ ان کی مدح سے نہ اونکی ذم سے۔ جب سچی طلب دامنگیر ہو جاتی ہے تو اس کی یہی علامت ہے کہ غیر کا بیم اور امید بکلی دل سے اٹھ جاتا ہے اور توحید کی کامل تشنگی یہ ہے کہ محب صادق کی نظر مین غیر کا وجود اور نمود باقی نہ رہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

آپ اتباع طریقہ مسنونہ مین یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھین کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے بکلی پاک ہو جاوے اور دلی محبت کے پاک فوارہ سے جوش مار کر مثلاً درود شریف اس طور سے نہ پڑہین کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہین نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الہی مانگتے ہین۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نکر سکے کہ ابتداء زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گذرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی فرد ایسا آنیوالا ہے جو اس سے ترقی کریگا اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین مصائب اور شدائد اوٹھاتے رہے ہین یا آئندہ اوٹھا سکین یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اوٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نکر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل مین کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل مین جگہ نرکھتا ہو جو اس جنس کی محبت مین حصہ دار ہو اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا تو درود شریف جیسا کہ مین نے زبانی بھی سمجھایا تھا اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتون کا بنا دے اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم مین ظاہر کرے یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا چاہئے اور کچھ اپنا حصہ نہین رکھنا چاہئے کہ اس سے مجکو یہ ثواب حاصل ہوگا یا یہ درجہ ملیگا بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الہیہ حضرت رسول مقبول پر نازل ہون اور اس کا جلال دنیا اور آخرت مین چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہئے اور دن رات دوام توجہ چاہئے یہان تک کہ کوئی مراد اپنے دل مین اس سے زیادہ نہ ہو۔ پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہون گے اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہانتک یہ توجہ رگ و ریشہ مین تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکسان ہو جاوے علی ہذا القیاس نماز جس کیلئے خداوند کریم نے صدہا مرتبہ قرآن شریف مین تاکید فرمائی ہے اور اپنے تقرب کے لئے فرمایا ہے واستعینوا بالصبر والصلوۃ یہ بھی رسم اور عادت کے پیرایہ مین کچھ چیز نہین ہے اس مین بھی ایسی صورت پیدا ہونی چاہئے کہ مصلی اپنی صلوۃ کی حالت مین ایک سچا دعا کنندہ ہو نماز مین بالخصوص دعا اھدنا الصراط المستقیم دلی آہون سے دلی تضرعات سے دلی خضوع سے دلی جوش سے حضرت احدیت کا فیض طلب کرنا چاہئے اور اپنے تئین ایک مصیبت زدہ اور عاجز اور لاچار سمجھکر اور حضرۃ احدیت کو قادر مطلق اور رحیم کریم یقین کر کے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اس جناب مین خشک ہونٹوں کی دعا قابل پذیرائی نہین۔ فیضان سماوی کے لئے سخت بیقراری اور جوش و گریہ زاری شرط ہے اور نیز استعداد قریبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے دل کو ماسوا اللہ کے شغل اور فکر سے بکلی خالی اور پاک کر لینا چاہئے کسی کا حسد اور حقد دل مین نہ رہے۔ بیداری بھی پاک باطنی کے ساتھ ہو اور خواب بھی۔ بے مغز باتین سب فضول ہین اور جو عمل روح کی روشنی سے نہین وہ تاریکی اور ظلمت ہے۔ ہذا والتوحید والتفرید والتمجید و موتوا قبل ان تموتوا + فقط

ہرچہ دانا کند کند نادان لیک بعد از خرابی بسیار

حدیث شریف مین لکھا ہے کہ گھوڑون کے ایال اور دم کے بال نہ کاٹنے چاہئیں لیکن اہل یورپ نے اس تراش خراش کو ایک حسن اور خوبی سمجھا تھا اب آخر کار بعد تحقیقات ثابت ہو گیا ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا بالکل حکمت پر مبنی تھا اور فوج مین حکم نافذ کیا گیا ہے کہ گھوڑون کے دم اور ایال وغیرہ ہرگز نہ کاٹے جاوین +

ولایت مین خودکشی

آنحضرت صلعم نے خودکشی سے اپنی امت کو منع کیا ہے اور اسی حرام موت کہا ہے اس لئے کہ خودکشی نتیجہ ہے خدا کی قدرتون پر ایمان نہ ہونیکا عیسائی لوگ جو ایمان کے مدعی ہین ان کے مقام انگلستان اور ویلز مین ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۷ء تک ۲۲۳۵۲ واردات خودکشی کی ہوئی ہین اور نسبت رومن کیتھولک کے پراٹسٹنٹ زیادہ اس کے مجرم ہین اور ہر ایک سال کی تعداد دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ ہر سال اس مین ترقی ہوتی رہی ہے اور اس کا باعث اکثر شراب خوری لکھا ہے +

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون

کوئٹہ مین ایک لڑکے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کی اس پر اس کے والد نے اُسے عاق کر دیا ہے۔ خدا تعالی کی پاک ذات اس مال و دولت سے ہزارہا درجہ بڑھکر قیمتی ہے جو کہ والدین نے دینی تھی اور اخلاص اور دلی بیعت سے وہ مل جاتی ہے +

ولادت

حضرت اقدس کے مخلص خادم میان مفضل دین صاحب ملازم مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہان ماہ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ کی چاند رات کو دو بجے ایک فرزند پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت اقدس نے حسن دین تجویز کیا ہے۔ خدا مولود کی عمر کو دین کی خدمت مین دراز کرے +

مسجد البیت و بیت الدعا

۲۰ مارچ کے البدر مین جس حجرہ دعائیہ کی ہم نے خبر دی ہے اس کا نام حضرت احمد مرسل یزدانی نے مسجد البیت و بیت الدعا تجویز فرمایا ہے +

اطلاع

جن احباب کی ششماہی قیمت باقی ہے وہ جلد ارسال فرماوین

منیجر

درود شریف

حضرت اقدس کا ایک پرانا خط جو کہ آپ نے سنہ ۱۳۰۳ھ میں میر عباس علی صاحب کے نام لکہا۔ ہم فائدہ عام کے لئے درج اخبار کرتے ہین

(کرامت نامہ حضرۃ اقدس جس مین عشق خدا اور رسول کے حاصل کرنے اور درود شریف اور نماز پڑہنے کا طریقہ ہے)

جو کچہہ بطور رسم و عادت کے ہے وہ کچہہ چیز نہین اور نہ اس سے کچہہ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ سچا طریق اختیار کرنے سے گو طالب صادق آگ مین ڈالا جاوے مگر جب اپنے مطلب کو پائیگا سچائی سے پائیگا راستباز آدمی نہ عزت سے کام رکھتا ہے نہ نام سے نہ ننگ سے نہ خلقت سے نہ لوگوں کے لعن سے نہ ان کے طعن سے نہ ان کی مدح سے نہ ان کی ذم سے۔ جب سچی طلب دامن گیر ہو جاتی ہے تو اس کی یہی علامت ہے کہ غیر کا بیم اور امید بکلی دل سے اٹہہ جاتا ہے اور توحید کی کامل نشانی یہ ہے کہ محب صادق کی نظر مین غیر کا وجود اور نمود باقی نہ رہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

آپ اتباع طریقہ مسنونہ مین یہ لحاظ بدرجہ غایت رکہین کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے بکلی پاک ہو جائے اور دلی محبت کے پاک فوارہ سے جوش مار کر مثلاً درود شریف اس طور سے نہ پڑہین کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑہتے ہین نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہین۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نکر سکے کہ ابتداء زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد و بشر گذرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکہتا تہا یا کوئی فرد ایسا آنیوالا ہے جو اس سے ترقی کریگا اور قیام اس مذہب کا اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچہہ محبان صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین مصائب اور شدائد اوٹہاتے رہتے ہین یا آئندہ اوٹہا سکین یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچہہ اوٹہانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نکر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل مین کچہہ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل مین جگہ نہ رکہتا ہو جو اس جنس کی محبت مین حصہ دار ہو اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا تو درود شریف جیسا کہ مین نے زبانی بھی سمجہایا تہا اس غرض سے پڑہنا چاہیئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتون کا بناوے اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم مین ظاہر کرے یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہیئے جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا چاہیئے اور کچہہ اپنا حصہ نہین رکہنا چاہیئے کہ اس سے مجکو یہ ثواب حاصل ہوگا یا یہ درجہ ملیگا بلکہ خالص یہی مقصود چاہیئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول پر نازل ہون اور اس کا جلال دنیا اور آخرت مین چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہیئے اور دن رات دوام توجہ چاہیئے یہان تک کہ کوئی مراد اپنے دل مین اس سے زیادہ نہ ہو۔ پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑہا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہونگے اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتہہ شامل ہو اور یہانتک یہ توجہ رگ و ریشہ مین تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکسان ہو جاوے علی ہذالقیاس نماز جس کیلئے خداوند کریم نے صدہا مرتبہ قرآن شریف مین تاکید فرمائی ہے اور اپنے تقرب کے لئے فرمایا ہے واستعینوا بالصبر والصلوۃ یہ بھی رسم اور عادت کے پیرائے مین کچہہ چیز نہین ہے اس مین بھی ایسی صورت پیدا ہونی چاہیئے کہ مصلی اپنی صلوٰۃ کی حالت مین ایک سچا دعا کنندہ ہو نماز مین بالخصوص دعا اہدنا الصراط المستقیم دلی آہوں سے دلی تضرعات سے دلی خضوع سے دلی جوش سے حضرت احدیت کا فیض طلب کرنا چاہیئے اور اپنے تئین ایک مصیبت زدہ اور عاجز اور لاچار سمجہکر اور حضرۃ احدیت کو قادر مطلق اور رحیم کریم یقین کر کے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ اس جناب مین خشک ہونٹوں کی دعا قابل پذیرائی نہین۔ فیضان سماوی کے لئے سخت بیقراری اور جوش و گریہ زاری شرط ہے اور نیز استعداد قریبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے دل کو ماسوا اللہ کے شغل اور فکر سے بکلی خالی اور پاک کر لینا چاہیئے کسی کا حسد اور بغض دل مین نہ رہے۔ بیداری بھی پاک باطنی کے ساتہہ ہو اور خواب بھی۔ بے مغز باتین سب فضول ہین اور جو عمل روح کی روشنی سے نہین وہ تاریکی اور ظلمت ہے۔ خذوا التوحید والتفرید والتجرید و موتوا قبل ان تموتوا + فقط

ہر چہ دانا کند کند نادان لیک بعد از خرابیٔ بسیار	حدیث شریف مین لکہا ہے کہ گہوڑون کے ایال اور دم کے بال نہ کاٹنے چاہیئں لیکن اہل یورپ نے اس تراش

خراش کو ایک حسن اور خوبی سمجہا تہا اب آخر کار بعد تحقیقات ثابت ہو گیا ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا بالکل حکمت پر مبنی تہا اور فوجون مین حکم نافذ کیا گیا ہے کہ گہوڑون کے دم اور ایال وغیرہ ہرگز نہ کاٹے جاوین +

ولایت مین خودکشی

آنحضرت صلعم نے خودکشی سے اپنی امت کو منع کیا ہے اور اسی حرام موت کہا ہے اس لئے کہ خودکشی نتیجہ ہے خدا کی قدرتون پر ایمان نہ ہونیکا عیسائی لوگ جو ایمان کے مدعی ہین ان کے مقام انگلستان اور ویلز مین سنہ ۱۸۸۶ء سے سنہ ۱۸۹۷ء تک ۲۲۳۲۵ واردات خودکشی کی ہوئی ہین اور عورتون کی نسبت مرد کہیں زیادہ اس کے مجرم ہین اور ہر ایک سال کی تعداد دیکہنے سے پتہ لگتا ہے کہ ہر سال اس مین ترقی ہوتی رہی ہے اور اس کا باعث اکثر شراب خوری لکہا ہے +

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون

کوئٹہ مین ایک لڑکے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اس پر اس کے والد نے اُسے عاق کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک ذات اس مال و دولت سے ہزارہا درجہ بڑہکر قیمتی ہے جو کہ والدین نے دینی تہی اور اخلاص اور دلی بیعت سے وہ مل جاتی ہے +

ولادت

حضرت اقدس کے مخلص خادم میان فضل دین صاحب ملازم مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہان ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ کی چاند رات کو دو بجے ایک فرزند پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت اقدس نے حسن دین تجویز کیا ہے۔ خدا مولود کی عمر کو دین کی خدمت مین دراز کرے +

مسجد البیت و بیت الدعا

۲۰ مارچ کے البدر مین جس حجرہ دعائیہ کی ہم نے خبر دی ہے اس کا نام حضرت احمد مرسل یزدانی نے مسجد البیت و بیت الدعا تجویز فرمایا ہے +

اطلاع

جن اصحاب کی ششماہی قیمت باقی ہے وہ جلد ارسال فرماوین — ایڈیٹر

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپا